گرامی قدر مکرم جناب مولانا سعد صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالی وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔ بندہ کا آپ سے جو تعلق ہے اس کی بناء پر وقتاً فوقتاً آپ سے مختلف مسائل پر مکاتبت کرتا رہا ہے لیکن اس وقت یہ مکتوب ارسال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میرے پاس بعض دوستوں نے آپ کی کچھ تقریریں صوتی شکل میں بھی اور تحریری شکل میں بھی بھیجی ہیں، جن میں آنجناب نے میری طرف یہ بات منسوب فرمائی ہے، کہ انفرادی دعوت ہر مسلمان کے ذمہ فرض عین ہے، یہ بات آپ کے متعدد بیانات میں فرمائی گئی ہے، اور پھر "ارشادات اکابر" کے نام سے 27 تا 30 جنوری 2024 کے "سہ ماہی جوڑ" کے موقع پر آپ کے ایک بیان کو شائع بھی کیا گیا۔ اس میں یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں:

"حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو اللہ عمر کے ساتھ، صحت کے ساتھ ان کا سایہ تادیر قائم رہے، انہوں نے تو بہت اچھی بات کہہ دی کہ کیوں خواہ مخواہ جھگڑ رہے ہو کہ تبلیغ کے دو رخ ہیں، ایک اجتماعی، ایک انفرادی۔ ایک فرض عین ہے ایک فرض کفایہ ہے، فرض عین انفرادی دعوت ہے کہ ہر مسلمان خود اپنی ذات سے دوسرے کو دعوت دے۔۔" (ارشادات اکابر، ص:163)

" مفتی تقی عثمانی مدظلہ العالی، وہ فرماتے ہیں کہ دعوت، انفرادی دعوت ہر فرد کے ذمے فرض عین ہے۔۔" (اقتباس از بیان: بتاریخ: 13/5/2023 بعد فجر)

"اور میں سمجھتا ہوں کہ اسی روایت کی وجہ سے "من رأى منكر افليغيره بيده"، مفتی تقی عثمانی مدظلہ فرماتے ہیں کہ انفرادی دعوت دینا ہر مؤمن کے ذمہ فرض عین ہے، انہوں نے بات صاف کردی کہ دعوت فرض کفایہ نہیں۔۔۔

حضرت فرماتے ہیں اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائیں، فرماتے ہیں کہ تبلیغ کے دو رخ ہیں، ایک فرض عین، ایک فرض کفایہ، فرض عین تو ہر من کے ذمہ انفرادی دعوت دینا ہے، ہر مسلمان کے لئے ۔۔" (اقتباس از بیان : 15/9/2023م)

پھر آپ کے متعدد بیانات میں اس کی جو تشریح فرمائی گئی ہے، اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ ہر مسلمان کے ذمہ یہ فرض عین ہے کہ وہ ہر مسلمان کو خود اس کے پاس جاکر دعوت دے، اور بعض بیانات میں اس کے لئے گشت کے طریقے کو لازمی قرار دے دیا گیا ہے، آپ کے مندرجہ ذیل اقتباسات سے یہی سمجھ میں آتا ہے:

"مین نے عرض کیا انفرادی دعوت دینا لے کے نبی محمد ﷺ سے آپ کے عام صحابہ کا معمول تھا، عام صحابہ کا معمول تھا، ایک ایک کو لے کے بیٹھنا، ایک ایک کے پاس خود چل کر جانا، ایک ایک کے پاس خود چل کر جانا، ایک ایک کو لے کر بیٹھنا۔"(اقتباس از بیان:8/19/2019 بعد فجر)

"اجتماعی دعوت اعزازی چیز ہے، انفرادی دعوت دینا یہ انبیاء علیہم السلام کا وظیفہ ہے، انفرادی دعوت، جو غیبی مددیں انفرادی دعوت پر آئی ہیں وہ اجتماعی بیان پر نہیں ملیں گی، وہ اجتماعی بیان پر نہیں ملیں گی، بلکہ حضرت فرماتے تھے تمہارے اجتماعی بیان مؤثر اور تمہاری بات کو لوگ قبول ہی اس وقت کریں گے جب تم انفرادی دعوت دینے کے بعد اجتماعی بات کروگے، اسی لئے ہمارے ہاں گشت کے بعد بیان ہے، انفرادی دعوت کے بغیر اجتماعی دعوت مؤثر نہیں ہوگی"

"اگر یہ کہہ دیا جائے کہ گشت کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا تو نہ کوئی غلو ہے نہ کوئی حد سے تجاوز کی بات ہے۔۔۔ گشت کا موضوع امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے، جب ان دو فریضوں کا موضوع گشت ہے اور یہ دو فریضے ادا کرنے اپنے ذات سے ایمان باللہ کے لئے ضروری ہے، تو پھر گشت کے بغیر ایمان کامل کیسے ہوسکتا ہے،

میں سمجھتا ہوں کہ جو ضرورت ایک مسلمان کو ایمان کی ہے، وہ ضرورت گشت کی ہے، اس لئے کہ گشت اور ملاقاتیں اس مقصد کے لئے ہے کہ میں اپنی ذات سے اپنے امر بالمعروف کے فریضے کو ادا کرنے کے لئے گشت کر رہا ہوں" (اقتباس از بیان، ملیشیا اجتماع، 21/10/2022م)

اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ آپ نے انفرادی دعوت کے فرض ہونے کی بات غالباً بندہ کے اصلاحی خطبات سے نقل فرمائی ہے، جس کا حوالہ "ارشادات اکابر" نامی رسالہ میں موجود ہے، لیکن اس میں بندہ نے تفصیل سے یہ بتایا ہے کہ انفرادی دعوت کا مطلب یہ ہے کہ:

"ایک شخص اپنی آنکھوں سے دوسرے شخص کو دیکھ رہا ہے کہ وہ فلاں گناہ میں اور فلاں برائی کے اندر مبتلا ہے، یا وہ شخص واجب کی ادائیگی میں کوتاہی کر رہا ہے، اب انفرادی طور پر اس شخص کو اس طرف متوجہ کرنا کہ وہ اس برائی کو چھوڑ دے، اور نیکی پر عمل کرے، اس کو انفرادی تبلیغ و دعوت کہتے ہیں، دوسری اجتماعی دعوت اور تبلیغ ہوتی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص ایک بڑے مجمع کے سامنے دین کی بات کہے، ان کے سامنے وعظ و تقریر کرے، یا ان کو درس دے یا اس بات کا ارادہ کرے کہ میں کسی فوری سبب کے بغیر دوسروں کے پاس جا جا کر ان کو دین کی بات سناؤں گا، اور دین پھیلاؤں گا، جیسے ماشاء اللہ ہمارے تبلیغی جماعت کے حضرات کرتے ہیں کہ لوگوں کے پاس ان کے گھروں پر ان کی دکانوں پر جا کر ان کو دین کی بات پہنچاتے ہیں، یہ اجتماعی تبلیغ ہے، دعوت و تبلیغ کے ان دونوں طریقوں کے احکام الگ الگ ہیں اور دونوں کے آداب الگ الگ ہیں"

"اجتماعی تبلیغ "فرض عین نہیں ہے، بلکہ فرض کفایہ ہے، لہذا ہر ہر مسلمان پر فرض نہیں ہے کہ دوسروں کے پاس جا کر وعظ کہے یا دوسروں کے گھر پر جا کر تبلیغ کرے، کیونکہ یہ فرض کفایہ ہے۔" (اصلاحی خطبات: ج:8، ص:29)

بندے کی اسی کتاب میں انفرادی دعوت کا واضح مطلب تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے، اور اسکا حاصل وہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد میں مذکور ہے:

عن عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ: سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالإِمَامُ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ»، قَالَ: فَسَمِعْتُ هَؤُلاَءِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ» (صحيح البخاري 3/ 120)

خلاصہ یہ ہے کہ جس انفرادی دعوت کو فرض عین کہا گیا ہے، اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر انسان پر فرض ہے کہ وہ اپنے ماتحت لوگوں کو نیکی کا حکم دے، اور برائی سے روکے، نیز اگر کسی شخص یا اشخاص کو اپنے سامنے کوئی خاص برائی کرتا ہوا دیکھے تو اس برائی کے وقت اس کو بقدر استطاعت بھلائی کی دعوت دے۔ جیسا کہ حدیث معروف "من رأی منکم منکرا الخ" میں فرمایا گیا ہے۔

اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہر ہر شخص پر یہ فرض عین ہے کہ وہ لوگوں کے گھر گھر جا کر اسے دعوت دے، جیسا کہ آپ کے مذکورہ بیانات کا تاثر بن رہا ہے۔

یوں بھی اگر کسی خاص عمل کو فرض عین قرار دیا جائے، تو اول تو یہ ایک فقہی مسئلہ ہے، اس کے لئے ضروری ہے کہ قرآن وسنت اور فقہائے امت کے اقوال کی روشنی میں اس کو ثابت کیا جائے، اور موجودہ دور میں ضروری ہے کہ اس کے بارے میں محقق مفتی حضرات کوئی فتوی دیں، عام وعظ وتقریر میں کسی چیز کو فرض عین قرار دینا کسی طرح بھی صحیح طرز عمل نہیں ہے۔ دوسرے شریعت جس عمل کو فرض عین قرار دیتی ہے، اس کی حدود بھی متعین کرتی ہے، کہ کس حد پر جا کر وہ فرض عین ادا ہو جاتا ہے۔ نماز فرض عین ہے تو یہ بھی متعین کر دیا گیا کہ ہر روز پانچ دفعہ پڑھنے سے یہ فریضہ ادا ہو جاتا ہے، روزہ فرض عین ہے تو یہ بھی

بتادیا گیا کہ رمضان کے مہینے روزہ رکھ لینے سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے، زکاۃ فرض ہے تو بتادیا گیا کہ چالیسواں حصہ دینے سے فریضہ ادا ہو جائے گا، حج فرض ہے تو بتادیا گیا کہ عمر بھر میں ایک مرتبہ حج کر لینے سے ذمہ داری پوری ہو جائے گی۔

سوال یہ ہے کہ اگر ہر ہر مسلمان کے پاس گھر گھر جا کر یا گشت لگا کر دعوت دینا فرض عین ہے تو اس کی حد اور مقدار کیا ہے؟ کتنے لوگوں کو دعوت دینے سے فرض ادا ہو گا؟ کتنی مرتبہ گشت کرنے سے ذمہ داری پوری ہو گی؟، سال میں کتنی مرتبہ؟ مہینے میں کتنی مرتبہ؟ ہفتے میں کتنی مرتبہ؟ اور کتنی کتنی دیر کے لئے یہ اعمال انجام دینے سے فریضہ ساقط ہو گا؟، ظاہر ہے کہ اس کی کوئی حد نہ آپ نے مقرر کی ہے نہ کی جا سکتی ہے۔لہذا اس کو فرض عین قرار دینا کسی بھی اعتبار سے قابل قبول نہیں ہے۔

الحمدللہ تبلیغی جماعت بحیثیت مجموعی بہت قابل تعریف کام کر رہی ہے، اور اس میں کام کرنے کی ترغیب دینا بہت مفید ہے۔ہم خود بھی بفضلہ تعالٰی مسلمانوں کو اسکی ترغیب دیتے ہیں، لیکن اس کے لئے یہ کیا ضروری ہے کہ اسکے خاص مروّجہ طریقے کو فرض عین قرار دیا جائے۔افسوس ہے کہ جماعت کے مختلف واعظین کی طرف سے اس مسئلے میں حدود سے تجاوز کیا جاتا ہے، اور اس پر اکابر علماء کرام کی طرف سے کئی بار جماعت کے اکابر کو متوجہ بھی کیا گیا ہے، لیکن آئے دن اس قسم کے تجاوز کی اطلاعات ملتی رہتی ہیں جن سے یہ خطرہ ہوتا ہے کہ خدانخواستہ یہ ایک فرقہ بنکر نہ رہ جائے۔

ہو سکتا ہے کہ آپ یہ فرمائیں کہ آپ نے اس خاص طریقے کو صراحۃً فرض عین نہیں کہا، لیکن ان بیانات سے عمومی تاثر یقیناً یہی بنتا ہے۔

اس قسم کے عمومی بیانات کی اطلاع مجھے بکثرت ملتی رہتی ہے، اور اپنے بعض تحریروں یا تقریروں میں بندہ نے اس کی تردید بھی کی ہے، لیکن اب جب کہ یہ بات میری طرف نامکمل، بلکہ غلط طریقے سے منسوب کی

گئی ہے، اور شائع بھی ہو گئی ہے، اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنی طرف اس نسبت کی واضح الفاظ میں تردید کر کے صورتحال واضح کروں۔

اس سے پہلے بھی بندہ آپ کے متعدد بیانات وارشادات کے بارے میں آپ سے تحریری طور پر معروضات پیش کرتا رہا ہے، لیکن ان تحریروں کو پہلے میں نے کبھی شائع نہیں کیا، کیونکہ مقصود برادرانہ نصیحت تھی، اور ان میں سے بعض باتوں سے آپ نے رجوع کا اعلان بھی فرمایا، لیکن چونکہ میری طرف انفرادی دعوت کے بارے میں ایک بات کی وہ تشریح کی گئی ہے جو میری مراد نہیں تھی، اور وہ پھیل بھی چکی ہے، اس لئے میں اپنا یہ خط ان صاحب کو بھی بھیج رہا ہوں جنہوں نے بندے سے اس بارے میں سوال کیا ہے۔